بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلواۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ

اما بعد

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝٥٦﴾ [الأحزاب: 56]

”اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان کے لئے رحمت کی دعا کرو اور خوب سلام“۔

اس آیت میں کہیں بھی ”درود“ کا لفظ استعمال نہیں ہوا لیکن ترجمہ کرنے والے اس کا ترجمہ ”درود بھیجو“ کرتے ہیں۔ ”درود“ نہ عربی کا لفظ ہے اور نہ ہی اردو کا بلکہ یہ فارسی کا لفظ ہے۔ ”صلی“ عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ”رحمت“ اور ”دعا“ ہیں۔ اسی سورہ الاحزاب میں جہاں نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے ”صلی“ کا لفظ آیا ہے وہاں دوسرے ایمان والوں کے لئے بھی یہی لفظ استعمال ہوا ہے، ملاحظہ فرمائے:

﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝٤٣﴾

[الأحزاب: 43]

”وہی تو ہے جو تم پر رحمت کرتا ہے اور اس کے فرشتے، تاکہ تمہیں نکال دیں اندھیروں (جہالت) سے اجالے (اسلام) کی طرف، اور اللہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔“

هُوَ الَّذِيْ (وہی ہے) يُصَلِّيْ (وہ رحمت کرتا ہے) عَلَيْكُمْ (تمہارے اوپر) وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ (اور اس کے فرشتے) لِيُخْرِجَكُمْ (تاکہ نکال دے تم کو) مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (اندھیروں سے اجالے میں) وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (اور اللہ تعالی مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے)۔

اللہ تعالیٰ کا مومنوں پر رحمت کرنا یہی کہ ہے کہ وہ انہیں ہدایت بخشتا، انہیں دنیا کی آفات و مصیبتوں سے بچاتا ہے، اور فرشتوں کا مومنوں پر رحمت کرنے کی تشریح قرآن و حدیث سے یہ ملتی ہے کہ وہ ان کے لئے اللہ سے دعا کرتے ہیں۔

اس آیت میں بھی وہی ”صلی“ کا لفظ بیان ہوا ہے لیکن کوئی بھی مترجم یہاں اس لفظ کے معنی ”درود“ نہیں کرتا بلکہ ”رحمت“ کرتے ہیں۔ لفظ ایک ہی لیکن معنی میں یہ فرق کیوں؟ اس کی وجہ محض ایک گھڑا ہوا عقیدہ ہے کہ یہ ”درود“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتا ہے۔

اگر احادیث کا مطالعہ کریں تو وہاں بھی ”صلی“ کے معنی ”درود“ نہیں بنتے۔

جب کوئی صحابیؓ نبی ﷺ کے پاس زکوۃ لیکر آتا تو نبی ﷺ اس اس طرح دعا دیتے:

اللھم صل علی آل فلان ”اے اللہ فلاں پر رحمت فرما۔“

ایک صحابیؓ کے لئے دعا فرمائی:

اللھم صل علی آل أبي أوفی ”اے اللہ آل ابی اوفٰی پر رحمت فرما“ (بخاری، کتاب الزکوۃ، باب: امام کا صدقہ کرنے والے۔۔۔)

واضح ہوا کہ ”صلی“ کے معنی ”درود“ نہیں ”رحمت“ ہیں۔

اب اس آیت کو بغور سمجھیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝٥٦﴾ [الأحزاب: 56]

”اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان کے لئے رحمت کی دعا کرو اور خوب سلام“۔

اِنَّ اللّٰهَ (بے شک اللہ) وَمَلٰٓئِكَتَهٗ (اور اس کے فرشتے) يُصَلُّوْنَ (رحمت کرتے ہیں) عَلَى النَّبِيِّ (نبی پر) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو) صَلُّوْا عَلَيْهِ (رحمت کی دعا کرو ان پر)۔

بخاری میں روایت بیان کی گئی ہے:

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ البَيْتِ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: "قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

(بخاری، کتاب الانبیاء، باب:)

"عبد الرحمن کہتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے تو فرمایا کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور دیجئے انہوں نے کہا ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اہل بیت پر ہم کس طرح رحمت بھیجیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تو بتا دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے سلامتی بھیجیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پڑھو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

"اے میرے اللہ رحمت فرما محمد پر اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کیا گیا ہے۔ اے اللہ برکت فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کیا گیا ہے۔" (بخاری، کتاب الانبیاء)

اللهم (اے میرے اللہ) **صل** (رحمت فرما) **على** (پر) **محمد** (محمد ﷺ) **و** (اور) **على** (پر) **آل محمد** (محمد ﷺ کی آل) **كما** (جیسا کہ) **صليت** (تم نے رحمت فرمائی) **على** (پر) **إبراهيم** (ابراهیم ؑ) **و** (اور) **على** (پر) **آل إبراهيم** (ابراهیم کی آل) **إنك** (بے شك تو) **حميد مجيد** (تعریف کیا گیا) **اللهم** (اے میرے اللہ) **بارك** (برکت عطا فرما) **على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد**

معلوم ہو کہ "صلی" سے مراد اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رحمت کی دعا کرنا ہے۔ ہر دعا اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے لئے کی گئی رحمت کی دعا کرنے والے کے لئے بھی بڑا اجر ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا»

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب: تشہد - - -)

"ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک بار میرے لئے رحمت کی دعا کرے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔"

جب یہ ایک دعا ہے تو اس بات کا تصور کہاں رہ جاتا ہے کہ یہ اللہ کے علاوہ کسی اور پر پیش ہو سکتی ہے، دعائیں اسی کی بارگاہ میں پیش ہوتی ہیں اور وہی دعاوں کا قبول کرنے والا ہے۔ اب کوئی انسان اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے یا نبی ﷺ کے لئے دعا کرے گا تو وہ کس کے سامنے پیش کی جائے گی؟ دوسری بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے بعد اس دنیا میں نہیں بلکہ جنت الفردوس میں اعلی ترین مقام میں ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام وَا كَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهْ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهْ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهْ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی شدت کی وجہ سے بیہوش ہو گئے۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں، افسوس میرے والد کو کتنی تکلیف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے بعد نہیں ہو گی۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے ابا جان آپ اپنے رب کے پاس اس کے بلاوے پر چلے گئے۔ اے ابا جان آپ ہی کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے۔ ہم جبریل کو آپ کی وفات کی خبر سناتے ہیں۔ اور جب تدفین ہو گئی تو انہوں نے کہا اے انس تم نے کیسے گوارا کر لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی میں چھپا دو۔"

(صحیح البخاری: کتاب المغازی، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ)

اب یہ دونوں باتیں سامنے رکھیں کہ دعا صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوتی ہے اور یہ کہ نبی ﷺ اس دنیا میں نہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام میں زندہ ہیں تو کیا پھر کوئی یہ عقیدہ رکھ سکتا ہے کہ ہماری یہ دعا نبی ﷺ پر پیش ہوتی ہے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود یہ دعا پڑھا کرتے تھے، وہ کیا ان کے اوپر پیش ہوتی تھی؟ کیا کسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے کی گئی یہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوا کرتی تھی؟ صلح حدیبیہ کے مقام پر یہ افواہ پھیل گئی کہ عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دئے گئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت اپنا ہاتھ یہ کہہ کر رکھا کہ یہ عثمان کی طرف سے ہے۔ حالانکہ عثمان رضی اللہ عنہ زندہ تھے اور یقیناً صلواۃ بھی ادا کرتے ہوں گے، اور کم از کم صلواۃ میں تو وہ یہ دعا لازمی پڑھتے ہوں گے، تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہیں فرمایا کہ نہیں عثمان زندہ ہیں اور ان کی طرف سے کی گئی رحمت کی دعا مجھ پر پیش ہو رہی ہے۔

دعا تو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی پیش ہوتی ہے لیکن ثواب ان سب بندوں کو ملتا ہے جن کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ ملاحظہ کریں یہ حدیث:

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

(بخاری، کتاب الاذان ، بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الآخِرَةِ)

"عبد اللہ ؓ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پیچھے صلاۃ کے (قعدہ میں) یہ پڑھا کرتے تھے السلام علیٰ جبرائیل (علیہ السلام) و میکائیل السلام علیٰ فلاں وفلاں تو (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ اللہ تو خود ہی سلام ہے (اس پر سلام بھیجنے کی کیا ضرورت) لہذا جب کوئی تم میں سے صلاۃ ادا کرے تو کہے التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا

وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کیونکہ جس وقت تم یہ کہو گے تو (یہ دعا) اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔"

واضح ہوا کہ دعا کے پہنچ جانے سے مراد اس کا ثواب پہنچ جانا ہے۔ یعنی اس کا ثواب ہر نیک بندے کو پہنچ جاتا ہے خواہ وہ اسی زمین پر زندہ ہو یا وفات پا کر آسمانوں میں چلا گیا ہو۔

واضح ہوا کہ یہ عقیدہ منگھڑت اور خلاف قرآن وحدیث ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ اگلی قسط میں ان روایات کی حقیقت بھی بیان کر دی جائے گی جو اس بارے میں پیش کی جاتی ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الصلواۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قسط دوم

سابقہ پوسٹ میں ہم نے الصلاۃ والسلام علی المنہ ﷺ کے بارے میں قرآن وحدیث پیش کیا تھا، اب اس قسط میں ہم ان روایات کی حقیقت سامنے لائیں گے جو اس بارے میں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی روایت

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ (نسائی :کتاب السهو،صفحه١٨٩/مشکوۃ:صفحه٨٦)

یہ روایت بھی ناقابل اعتبار ہے۔

1۔ عبداللہ ابن مسعودؓ کے ہزاروں شاگردوں میں سے اسکو سوائے "زاذان" کے اور کوئی روایت نہیں کرتا یعنی یہ زاذان کا تفرد ہے۔

وهذا الحديث لا نعلمه يروى عن عبد الله إلا من هذا الوجه بهذا الإسناد

(البحر الزخار مسند البزار - زاذان حديث:1695)

غريب من حديث الثوري وعبد الله بن السائب لا يعرف له راو غير زاذان إلا عبد الله بن السائب وهو كوفي سمع منه الأعمش (حُلْيَة الأولِيَاء - الفضيل بن عياض حديث:11809)

2۔ ابن حجر لکھتے ہیں کہ اس میں شیعیت ہے۔ فیہ شیعیۃ (تقریب التهذیب 1976)

قال ابن حبان: يخطىء كثيرا (الثقات 4/265) "ابن حبان نے کہا کہ غلطیاں بہت کرتا ہے"۔

اعمال کا علیؓ کی اور اماموں پر پیش ہونے کا عقیدہ خالص شیعی ہے۔ اور اصول حدیث کا فیصلہ ہے کہ جب کوئی راوی کسی فاسد عقیدہ کی تائید میں روایت لائے تو وہ رد کر دی جائے گی۔

أنْ يَروي ما يُقَوِّي بدعته فَيُرَدُّ، على المذهب المختار (نزهة النظر 128/1)

زاذان اگرچہ ثقہ ہے لیکن یہ روایت کے ایک بدعی عقیدہ کی تائید کرتی ہے کہ اعمال جن کا لوٹنا خالصتاً اللہ کی طرف ہے وہ آپ ﷺ پر پیش ہوتا ہے۔ آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام اعمال میں سے ہیں اور تمام امور کا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے۔

3۔ یہ بات اللہ کی نبی ﷺ کی زندگی سے متعلق ہے یا وفات کے بعد سے اسکا تعلق ہے؟؟

اگر زندگی میں آپ ﷺ کو فرشتے امتیوں کا سلام پہنچاتے تھے تو یہ صریح منکر بات ہے کیونکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر عثمان غنی جب مشرکین کے پاس تھے اور افواہ اڑادی گئی کہ آپ کو شہید کر دیا گیا ہے تو آپ ﷺ عثمان کی شہادت کا بدلہ لینے کے لئے بیعت لے رہے ہیں اگر فرشتے آپ ﷺ تک سلام پہنچاتے ہوتے تو کیا عثمان کا سلام آپ تک نہ پہنچا کیونکہ عثمان بہت دیر وہاں رکے اور وہ صلوۃ کو ترک کرنے والے ہرگز نہ تھے۔

اگر اس کا تعلق نبی ﷺ کی وفات کے بعد کا ہے تو پھر پہلے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ نبی ﷺ اس، دینے والی قبر میں زندہ ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح واپس لوٹا دیتا ہے اور میں سلام کا جواب دیتا ہوں(ابو داؤد والبہیقی بحوالہ مشکوٰۃ:صفحہ ۸۶)

اس کی سند یوں ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا الْمُقْرِیُّ نَا حَیْوَۃٌ عَنْ اَبِیْ صَخْرٍ حُمَیْدٍ بْنِ زِیَادٍ عَنْ یَزِیْدٍ بْنِ عَبْدِاللہِ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

☆اس روایت میں ابو صخر حمید بن زیاد ہے جس سے حاتم بن اسماعیل روایت کرتا ہے۔ اس کو سیوطی، نسائی، ابن حماد اور احمد بن حنبل نے ضعیف بتا یا ہے۔(تہذیب التہذیب: جلد ۳، صفحات ۴۱، ۴۲)

☆دوسرا راوی ابو صخر کا استاد یزید بن عبد اللہ بن قسیط بھی ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ رُبَّمَا اَخْطَاْءَ (کبھی کبھی خطا کرتا ہے)؛ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: لَیْسَ ھُنَاكَ (یعنی ضعیف ہے)

ابو حاتم کہتے ہیں قوی نہیں ہے(تہذیب التہذیب: جلد ۱۱، صفحات ۳۴۳، ۳۴۲)۔

☆ابن تیمیہ کہتے ہیں ضعیف بھی ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا سماع بھی نہیں ہے۔(القول البدیع: صفحات ۱۵۶/ جلاء الافہام: صفحہ ۲۲)

ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَاءِیاً مِنْ قَبْرِیْ اُبْلِغْتُہٗ

(رواہ عُقیلی وقال لَا اَصْلَ لَہٗ)

"رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میری قبر کے قریب درود پڑھے تو میں سنتا ہوں اور جو قبر سے دور مجھ پر درود پڑھے وہ مجھ تک

پہنچادیا جاتا ہے۔"
(امام عُقیلی نے اس کو روایت کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ بے اصل ہے) اس روایت میں محمد بن مروان کا تفرد ہے اور محمد بن مروان متروک الحدیث ہے۔

☆ جریر کا کہنا ہے کہ محمد بن مروان کذاب ہے۔ (تہذیب الکمال: جلد ۲۶، صفحہ ۳۹۳)

☆ عقیلی کا قول ہے کہ ابن نُمیر کہتے تھے کہ محمد بن مروان الکلبی "کذاب" ہے۔ (حاشیۃ تہذیب الکمال: جلد ۲۶، صفحہ ۳۹۵/ضعفاء الکبیر للعقیلی: جلد ۴، صفحہ ۱۳۶)

☆ امام نسائی اس کو متروک الحدیث کہتے ہیں۔ (کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی: صفحہ ۲۱۹/الکامل فی ضعفاء الرجال: جلد7، صفحہ ۵۱۲)

☆ صالح کہتے ہیں کہ وہ روایات گھڑا کرتا ہے۔ (تہذیب الکمال: جلد ۲۶، صفحہ ۳۹۳)

☆ ابن حبان کہتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں سے ہے جو "موضوع" روایات بیان کرتے ہیں۔ (حاشیۃ تہذیب الکمال: جلد ۲۶، صفحہ ۳۹۶)

اسی مضمون کی ایک دوسری روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اور اس میں وہب ابن وہب ابو البختری القاضی ہے اور سارے اہل علم اس کو کذاب اور وضاع کہتے ہیں۔ (میزان الاعتدال: جلد ۶، صفحہ ۳۲۸/ترتیب الموضوعات: صفحہ ۸۰)

اس بارے میں یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ اِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهَا مَلَكًا يُّبَلِّغُنِيْ وَكُفِيَ أَمْرَ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

"رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ میری قبر کے پاس مجھ پر سلام کہتا ہے تو ایک فرشتہ جس کو اللہ تعالیٰ نے وہاں مامور کر دیا ہے اس سلام کو مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور اس بندے کے آخرت اور دنیا کے معاملات کی کفایت کی جاتی ہے اور قیامت کے دن میں اس بندے کا شہید یا شفیع ہوں گا۔"

سند کے لحاظ سے اس میں محمد بن موسیٰ البصری کو کذاب اور وضاع (دروغ گو، اور روایتیں اپنی طرف سے بنانے والا) کہا گیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ محمد بن موسیٰ حدیث بناتا تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ اپنی طرف سے روایتیں بناتا ہے اور اس نے ایک ہزار سے زیادہ حدیثیں گھڑی ہیں۔ (میزان الاعتدال: جلد ۳۔ صفحہ ۱۴۱)

خلاصہ مضمون:

1. ''درود'' نہ عربی کا لفظ ہے اور نہ ہی اردو کا بلکہ یہ فارسی کا لفظ ہے۔''صلی'' عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ''رحمت'' اور ''دعا'' ہیں۔

2. اللہ تعالیٰ کا مومنوں پر رحمت بھیجنا یہی کہ ہے کہ انہیں ہدایت بخشتا انہیں دنیا کی آفات و مصیبتوں سے بچاتا ہے، فرشتوں کا مومنوں پر رحمت کی تشریح قرآن و حدیث سے یہ ملتی ہے کہ وہ ان کے لئے اللہ سے دعا کرتے ہیں۔

3. احادیث سے واضح ہے کہ نبی ﷺ اپنی وفات کے بعد جنت الفردوس میں ہیں اس مدینہ والی قبر میں زندہ نہیں اور نہ ہی قرآن و حدیث سے ایسا کچھ ثابت ہے کہ ان کی روح لوٹا دی جاتی ہے اور وہ دوبارہ زندہ ہو کر لوگوں کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

4. وہ تمام روایات جن میں نبی ﷺ پر صلاۃ والسلام پیش ہونے کی بات بیان کی گئی ہے خلاف قرآن و احادیث صحیحہ اور جھوٹی و منگھڑت ہیں۔

.